www.emarsiya.com

تخلیق کائنات

آج کچھ کہنے پہ مائل جرأتِ رندانہ ہے
بادہ خواروں کا ہے جمگھٹ تنگ پر میخانہ ہے
کتنی مدت سے نصیبِ دیگراں پیمانہ ہے
تشنہ کامی کی خموشی کیا ہے ایک افسانہ ہے
بات جو کہنی ہے مجھ کو خوش مذاقی سے کہوں
دوسروں سے کیوں کہوں خود اپنے ساقی سے کہوں

www.emarsiya.com

تیرے میخانے پہ آئی ہے جوانی ساقیا
آج تو بھر کے پلادے ارغوانی ساقیا
ہو نیا شیشہ مگر مے ہو پرانی ساقیا
رحم کے قابل ہے اب تشنہ دہانی ساقیا
ہاں زبانِ خشک پر الفاظِ تر تُلتے نہیں
حلق میں کانٹے پڑے ہیں اور لب کھلتے نہیں

لب کشائی کے لیے تیرا کرم درکار ہے
میں گدائے میکدہ ہوں بھیک میں کیا عار ہے
زندگی میں ہر طرف طوفانِ گیر و دار ہے
اب اگر دو گھونٹ مل جائیں تو بیڑا پار ہے
کون مجھ میخوار کا تیرے سوا ہے ساقیا
حلِّ مشکل کر کہ تو مشکل کشا ہے ساقیا

جگمگاتے میکدے ہیں دل کی تاریکی ہے کیوں
تجھ سے دوری کس لیے کلفت سے نزدیکی ہے کیوں
اے ملیحِ دہر میری زندگی پھیکی ہے کیوں
صدقہ میخانے کا دیدے دیر اتنی کی ہے کیوں
خوں بھی باقی نہیں اب قلب مے آشام میں
دم نکل جائے نہ ساقی انتظارِ جام میں

www.emarsiya.com

انتظارِ جام ہو یا انتظارِ سر خوشی
انتظار اپنی جگہ ہے ایک سازِ تشنگی

شدّتِ حرماں کا باعث کم نگاہی ہے تری
تجھ سے آنکھیں چار ہوں تو پیاس بجھتی ہے ابھی

ہاں مجھے ساغر نہ دے تو مسکرا کر دیکھ لے
میرے ظرفِ بیخودی کو آزما کر دیکھ لے

یوں تو میرا ظرف میرا شوق مے کچھ بھی نہیں
تجھ سے نسبت ہے، تیرے لطف و کرم کا ہے یقیں
اِک نگاہِ لطف تیری حاصلِ دنیا و دیں
تیرا اندازِ عنایت ہے مجھے کیف آفریں
گو توقع کچھ نہیں دُنیائے فانی سے مجھے
مے مِلا کرتی ہے تیری مہربانی سے مجھے

میری مے خواری کا عالم ہے حقیقت آشنا
کیف میں اکثر مسائل حل ہوئے ہیں برملا
حلق سے دو گھونٹ اُترے اور حجابِ دل اُٹھا
نشّہ میں کیں بند آنکھیں اور درِ عرفاں کھُلا
میکدے میں تو اگر راضی نظر آنے لگا
مجھ کو اپنے حال میں ماضی نظر آنے لگا

www.emarsiya.com

ہاں وہ ماضی سب نے جس کا نام رکھا ہے ازل
مسئلے کا جس کی مُدت کے نہیں ہے کوئی حل
تھے نہاں کتمِ عدم میں زندگانی اور اجل
مرضیِ خالق میں تھا محفوظِ خلقت کا عمل
عرش و فرش و لوح و کرسی کا نشاں کچھ بھی نہ تھا
عالمِ ہُو تھا زمین و آسماں کچھ بھی نہ تھا

بے نہایت نیستی تھی بیکراں تھی خامشی
نُطق سے محروم محتاجِ بیاں تھی خامشی
خود ہی افسانہ تھی خود افسانہ خواں تھی خامشی
محفلِ لا میں مشیت کی زباں تھی خامشی
حرف و لفظ و گفتگو صوت و صدا کچھ بھی نہ تھا
قدرت و منشائے قُدرت کے سوا کچھ بھی نہ تھا

جہت و سمت و پست و برتر کا نہ تھا کچھ امتیاز
راستہ کوتاہ تھا کوئی نہ منزل تھی دراز
تھی حقیقت آئینہ لیکن نہ تھا اس کا مجاز
رنگِ بے رنگی میں ڈوبا تھا ابھی دامانِ راز
گُم عدم میں تھا ابھی تک آئینہ اثبات کا
ذوقِ آرائش نہ ابھرا تھا جمالِ ذات کا

www.emarsiya.com

محفلِ توحید میں روشن نہ تھا کوئی چراغ
بادۂ تخلیق لہریں لے رہا تھا بے ایاغ
روشنی کی چادریں تھیں اور نہ تاریکی کے داغ
تھی ابھی لیلائے فطرت بے نیازِ دشت و باغ
حد کوئی قائم نہ تھی اب تک قریب و دور میں
نورِ مطلق جلوہ گستر تھا حجابِ نور میں

کیا خبر آیا جہاں آرائی کا کیسے خیال
کس لیئے پردے سے باہر آگیا ذوقِ جمال
دیکھتا تھا غالباً اپنی تجلّی کا کمال
دیدیا اپنی رضا کو خود جوابِ بے سوال
شوق اپنی خود نمائی کا زیادہ ہو گیا
دفعتاً تخلیقِ عالم کا ارادہ ہو گیا

نغمۂ کن گونج اٹھا محفلِ تقدیر میں
رنگ سے بھرنے لگے بے رنگئ تصویر میں
ہو گئے پیدا معانی شوق کی تقریر میں
نور سے اک نور نکلا شدّتِ تنویر میں
حسن بزمِ نورِ مطلق کا دوبالا ہو گیا
روشنی ملنے لگی آنکھیں اجالا ہو گیا

www.emarsiya.com

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم ظاہر ہوئے
نور آیا تیرگی کے پیچ و خم ظاہر ہوئے
جو کرم اب تک نہاں تھے وہ کرم ظاہر ہوئے
دستِ قدرت کے اشارے دم بدم ظاہر ہوئے
دورِ تنہائی کے سناٹے کو پیچھے چھوڑ کر
گفتگو نکلی حصارِ خامشی کو توڑ کر

خاک کے طبقے جمے افلاک کے پردے تنے
بحر اُبل کر آ گئے پیدا ہوئے جنگل گھنے
آسماں پر کہکشاں قائم ہوئی تارے بنے
پانی مٹی نے طہارت خاک کے ذرّے چھنے
ساغرِ ہستی میں روحِ بے نشاں ڈھلنے لگی
زندگی لینے لگی سانسیں ہوا چلنے لگی

سینۂ گیتی پہ رکھے جا بجا کوہِ بلند
بحر کی طغیانیوں کو کر دیا اک حد میں بند
گردنِ بادِ سبک رفتار میں ڈالی کمند
آگ کے شعلوں کو بخشی قدرت نفع و گزند
جس جگہ چاہا خدائی کے اشارے رکھ دیئے
پتھروں کے چیر کر سینے شرارے رکھ دیئے

www.emarsiya.com

سج گئی بزمِ زمین و آسماں جب حسبِ ذوق
اک سلیقے سے مُرتب ہو گئے سب تحت و فوق
بندگی کا گردنِ مخلوق میں پہنا کے طوق
اپنے آئینے کی جانب پھر اٹھائی چشمِ شوق
صاعقہ سا جلوۂ مستور سے نِکلا ہوا
سامنے تھا نور اپنے نور سے نِکلا ہوا

نورِ خالق جھوم اُٹھا نازشِ تخلیق پر
اپنے آئینے میں اپنا عکس تھا پیشِ نظر
نورِ مخلوقِ مشیّت کی تجلی دیکھ کر
یوں پکارا اے زمین و آسماں دیکھو ادھر
خلق فرمائے گئے ہو تم اسی کے واسطے
تم ہو سب فانوس اِس کی روشنی کے واسطے

روشنی اس نور کی باقی رہے گی تا ابد
اِس تجلّی کے لیے قائم نہیں ہے کوئی حد
یہ ہمارا ہے ہم اِس کے ہیں یہ دیتے ہیں سند
اِس کی عظمت کو سمجھ لو کیوں رہو تم نابلد
تم ہمیں سمجھو گے کیا اس کی حقیقت جان لو
اے ہمارے ڈھونڈنے والو اسے پہچان لو

www.emarsiya.com

سن کے یوں اپنا تعارف گر پڑا سجدے میں نور
حمد کے نغمے سناتے اپنے خالق کے حضور
بندگی کا اپنی تھا اقرار بھی کرنا ضرور
حمد کی آواز گونجی اور پہنچی دور دور
ہو گئے معمور عالم عشق کے پیغام سے
ذرّہ ذرّہ ہو گیا واقف خدا کے نام سے

اس قدر کثرت ہوئی تسبیح اور تہلیل کی
عرش سے تا فرش گونجی اک ندائے سرمدی
اُس طرف پیہم عطا اِس سمت پیہم عاجزی
دیکھ کر یہ شوقِ بے پایاں یہ ذوقِ بندگی
خوش ہوا اور سر پہ تاجِ حمدِ بے حد رکھ دیا
نام لینا تھا تو نام اُس کا محمدؐ رکھ دیا

نورِ احمدؐ کو عطا فرمائے پھر لوح و قلم
پھر یہ فرمایا کہ تقدیرِ دو عالم کر رقم
حکم کرسی کو دیا اُٹھ اور چھو اِس کے قدم
عرش سے ارشاد فرمایا کہ سُن کہتے ہیں ہم
یہ ہمارا آئینہ ہے یہ ہمارا نور ہے
دیکھ اے مخلوق ہم ناظر ہیں یہ منظور ہے

www.emarsiya.com

ہے فضائے عرش کی رفعت محمدؐ کے لیئے
ہے قلم اور لوح کی خدمت محمدؐ کے لیئے
ہے بساطِ ارض کی دولت محمدؐ کے لیئے
ہر تجلی اور ہر طلعت محمدؐ کے لیئے
یہ ہمیں مخلوق ہیں ہر چیز سے محبوب ہے
یاد رکھنا اس کو ہم طالب ہیں یہ مطلوب ہے
اور ابھی یہ محفلِ ہستی سجائی جائے گی
یہ جو ویرانیٔ عالم ہے بسائی جائے گی
خاک پر اک منزلِ اعلیٰ بنائی جائے گی
اپنے گھر سے خواب سے مٹی جگائی جائے گی
لن ترانی کی صدا دیگا یہ کوہِ طور سے
خاکدانِ دھر روشن ہوگا اسکے نور سے
عالمِ اجسام سے اِسکو گذارا جائے گا
بندگی کا ولولہ اس میں نکھارا جائے گا
اور کچھ حسنِ تجلی کو سنوارا جائے گا
بعدِ تکمیلِ جہاں اس کو اُتارا جائے گا
ہاں ابھی اس کے لیئے دُنیائے آب و گل نہیں
دہر اس کی پائے بوسی کے ابھی قابل نہیں

www.emarsiya.com

نور یہ کچھ دن رہے گا زینتِ قندیل ابھی
اس کی بعثت کے لیے کوئی نہیں تعجیل ابھی
علم ہم اپنا کریں گے روح میں تحلیل ابھی
ہے کمالاتِ صفت کو حاجتِ تکمیل ابھی
یہ امین و مصلح و صدیق بن کر جائے گا
سوئے دنیا اکمل التخلیق بن کر جائے گا

جب سُنا مخلوق نے ارشادِ ربِ کردگار
نعرۂ صلِّ علٰے گونجا فضا میں بار بار
کر لیا تسلیم ہر ذرّے نے اُس کا اقتدار
ہو گئی کونین پر منشائے خلقت آشکار
واقفِ شانِ محمدؐ ہر دو عالم ہو گئے
پیشگاہِ سرورِ لولاک سر خم ہو گئے

سرورِ لولاک سردارِ رُسل شاہِ ھُدیٰ
سید دارین فخرِ انبیاء شمسُ الضحیٰ
آفتابِ علم شمعِ آگہی، بدر الدجےٰ
مرکزِ ارشاد مخدوم ملائک مصطفےٰ
واقفِ سرِّ مشیت آشنائے رازِ کُن
لہجۂ خلّاقِ عالم شاملِ آوازِ کُن

www.emarsiya.com

منزلِ تقدیس میں اِس نور کو رکھا گیا
اس مجلّے آئینے پر اور فرمائی جِلا
مقصدِ تخلیق اس پر اور روشن کر دیا
آنے والا وقت اس کے سامنے آنے لگا

غیب کے پردے تھے جن پر وہ مناظر کھُل گئے
سامنے علمِ الٰہی کے دفاتر کھُل گئے

آنے والے دَور تھے اُس نور کے پیشِ نگاہ
پیش پا افتادہ تھی مستقبلِ عالم کی راہ
اس سے کچھ پنہاں نہیں تھا کیا سپید و کیا سیاہ
نورِ احمدؐ ہے ازل سے تا ابد سب کا گواہ

کلکِ قدرت سے جو لوحِ عرش پر مرقوم تھا
سب کچھ اس کے علم میں تھا سب اسے معلوم تھا

علم اس کا علمِ خلّاقِ جہاں سے فیضیاب
سامنے اسکے ہوئی تصنیف قسمت کی کتاب
اک اشارہ اس کا دنیا کے سوالوں کا جواب
اس کی معلومات کی کوئی نہیں حد و حساب

بحرِ قدرت میں رواں اس سے سفینہ علم کا
اسکو خالق نے بنایا تھا مدینہ علم کا

www.emarsiya.com

خاکِ آدم کا خمیر اس کی نظر کے سامنے
خلقتِ برنا و پیر اس کی نظر کے سامنے
مضمرِ آئینہ ضمیر اس کی نظر کے سامنے
ہر مثال و ہر نظیر اس کی نظر کے سامنے
فاصلہ اس کی نظر میں خلد اور دنیا کا تھا
ہاں وہی شاہد ہبوطِ آدم و حوّا کا تھا

خونِ ہابیل اس نے دیکھا قوّتِ قابیل سے
نوح کا طوفاں رُکا اس حکم کی تعمیل سے
خوب واقف تھا وہ قربانیٔ اسمٰعیل سے
کوئی شے باہر نہ تھی اس علم کی تکمیل سے
اس پہ ہر اک بات روشن عالمِ فانی کی تھی
چھوٹ آئینے پہ اس کے علمِ ربّانی کی تھی

طور پر موسیٰ نے اس کے نور کی دیکھی جھلک
تھی ضیائے علم بے پایاں سما سے تا سمک
اس کی آگاہی میں ناممکن ہے دخلِ وہم و شک
اس کی معلومات تک جاتا نہیں ذہنِ مَلک
بعدِ خلقت خود شریکِ عالم آرائی تھا وہ
آنے والے ہر زمانے کا تماشائی تھا وہ

www.emarsiya.com

قیدِ یوسف اس نے دیکھی گریۂ یعقوب بھی
سامنے اس کے ذکریا بھی ہوئے ایوب بھی
خود رہا اپنے حجابِ قدس میں محجوب بھی
رفعتِ عیسیٰ بھی دیکھی لاشۂ مصلوب بھی
اس نے اقوام و ملل کی گمرہی بھی دیکھ لی
انبیاء کے دوراں کی زندگی بھی دیکھ لی

اور کیا کیا قدرتِ حق نے دکھایا کیا خبر
جانے وہ کب تک رہا عرشِ عُلیٰ پر جلوہ گر
کون جانے شامِ وصلت کی ہوئی کیسے سحر
آفتابِ عرش اترا کیسے فرشِ خاک پر
عرش پر رکھا تھا جس کو جلوہ سازی کے لیے
منتخب کیونکر ہوا خاکِ حجازی کیلئے

عالمِ اجسام میں آیا وہ نورِ کردگار
قلبِ آدم کا سکوں اور نوح کے دل کا قرار
خاکِ افتادہ کو حاصل ہو گیا عز و وقار
گلشنِ ہستی میں پہلی مرتبہ آئی بہار
صبح اُبھری اور طوفانوں کی شب ڈھلنے لگی
آندھیاں ٹھہریں نسیمِ جاں فزا چلنے لگی

www.emarsiya.com

آتشِ نمرود کو گلزار فرماتا ہُوا
رحمتوں کا ہر جگہ اظہار فرماتا ہُوا
عبدیت کا دہر میں اقرار فرماتا ہوا
تیرگی پر بارشِ انوار فرماتا ہوا
ہر قدم پر وحدتِ باری کا دم بھرتا ہوا
سلبِ ابراہیم واسمٰعیل طے کرتا ہوا

منزلِ انسانیت کی سیر کرتا راہ میں
گھر بناتا اپنا اک اک قلبِ حق آگاہ میں
چھوڑتا نقشِ قدم پاک مہر و ماہ میں
ہاشم و شیبہ سے آیا پشتِ عبداللہ میں
سرزمیں کعبہ رشکِ طورِ ایمن ہو گئی
نور آیا آمنہ کی گود روشن ہو گئی

گھر میں عبدالمطلب کے آئی جنت کی نسیم
ساکنِ عرشِ بریں ہے آج اس گھر میں مقیم
یہ متاعِ بے بہا پائی ہے یہ گنجِ عظیم
زینتِ دیہیمِ وحدت ہے یہی درِ یتیم
روشنی پھیلی اندھیرے دور بالکل ہو گئے
آفتاب آیا ضلالت کے دیئے گل ہو گئے

www.emarsiya.com

السلام اے آفتابِ دین و دنیا السّلام
السّلام اے نور اے برقِ تجلّے السّلام
السّلام اے رہبرِ خضر و مسیحا السّلام
السّلام اے دونوں عالم کی تمنا السّلام
منتظر تھے سب اسی جلوہ نمائی کے لیے
دو جہاں حاضر ہیں تیری پیشوائی کے لیے
السّلام اے شاہ کارِ صنعتِ پروردگار
السّلام اے رازدارِ گردشِ لیل و نہار
السّلام اے اعتبارِ وعدۂ روزِ شمار
السّلام اے منتظر اے منتظِر اے انتظار
دیکھ لی حسنِ احد میں جلوہ سازی میم کی
ہو گئی پوری تمنا آج ابراہیم کی
السّلام اے فخرِ گیتی آبروئے جزو کُل
السّلام اے نازِ خلقت گلشنِ وحدت کے گُل
السّلام اے رہنمائے دہر ھادیٔ رُسل
کیوں سلامی کا نہ ہو اب محفلِ ہستی میں غُل
السّلام اے زیب بخشِ دین و ایماں السّلام
السّلام اے ناسخِ تفریقِ انساں السّلام

www.emarsiya.com

بادشاہوں کی کریں گے ہمسری اُس کے غلام
اب سے ہے اولاد کا حاصل یتیموں کو مقام
زندگی بیواؤں کی ہوگی نہ دُنیا میں حرام
اب سلیقے سے مرتب ہونے والا ہے نظام
ایک ایک بل رشتۂ جاں کا نکالا جائیگا
زندگی اور موت کا ہر رُخ سنبھالا جائیگا

قبلِ اعلانِ نبوت وہ حیاتِ بے مثال
ایک اک شے پر نظر ایک ایک ذرے کا خیال
خُلق کی پاکیزگی ہر اک سے میٹھی بول چال
تربیت میں ابنِ عم یعنی علی سا نونہال
کیوں نہ اہلِ علم ایسے درس کو تعظیم دیں
مرتضیٰ تعلیم پائیں مصطفےٰ تعلیم دیں

کرچکے جبریل جب حقِ امانت کو ادا
منزلِ غارِ حرا طے کرکے نکلے مصطفےٰ
کفر کی دنیا میں جب اعلانِ وحدت کر دیا
بہرِ بیعت ایک نو دس سال کا بچہ بڑھا
استادِ وحیؑ والہام کہتے ہیں اسے
ہم مسلماں سابق الاسلام کہتے ہیں اسے

www.emarsiya.com

سابق الاسلام شیدائے محمدؐ ہیں علیؑ
قصدِ تخلیقات کا مقصود و مقصد ہیں علیؑ
کفر اور اسلام میں قائم شدہ حد ہیں علیؑ
دودمانِ نور میں فخرِ اب وجد ہیں علیؑ

چہرۂ ایماں ہے رنگیں جس سے یہ وہ غازہ ہے
نور کا فانوس شہرِ علم کا دروازہ ہے

انتخابِ عالمِ اسباب ٹھہرے مرتضےٰؑ
مہرِ عالمتاب کے مہتاب ٹھہرے مرتضےٰؑ
انجمن میں واقفِ آداب ٹھہرے مرتضےٰؑ
شہرِ علم و آگہی کے باب ٹھہرے مرتضےٰؑ

شہرِ علم و آگہی کا کچھ بھی اندازہ نہ ہو
کوئی کیا اس گھر میں جائے جس کا دروازہ نہ ہو

علمِ احمدؐ تک پہنچنے کا قرینہ ہیں علیؑ
بحرِ عرفاں ہیں محمدؐ اور سفینہ ہیں علیؑ
بامِ رفعت مصطفےٰؐ ہیں اور زینہ ہیں علیؑ
اصل میں مُہرِ نبوت کا نگینہ ہیں علیؑ

عرش پر جو مسئلے لوحِ جبیں پر نقش ہیں
اختصار اُن مسئلوں کے اِن نگیں پر نقش ہیں

www.emarsiya.com

نقش ہے دل پر کہ ہم ہو جائیں گے جس دن جواں
انتخابِ مصطفےٰ لے گا ہمارا امتحاں
بدر میں ہوں گے کبھی ہوں گے اُحد میں ضو فشاں
توڑ دیں گی بابِ خیبر کو ہماری انگلیاں
زورِ وحدت بازوں میں اتنا بخشا جائے گا
ہاتھ اپنا ہے مگر دستِ خدا کہلائے گا

دینِ حق پر جب کبھی ہوگا کسی ظالم کا وار
ہم بڑھیں گے اس کے استیصال کو مردانہ وار
عزتِ اسلام پر ہم جان دیں گے اپنی وار
ہم پیادہ پا لڑیں گے جب کوئی ہوگا سوار
ہم نہ ہوں گے تو ہمارا نورِ عین آ جائے گا
دینِ احمدؐ کے تحفظ کو حسین آ جائے گا

روح میں شادابیٔ رنگِ گلستانِ الست
سیرگاہِ قلبِ پاکیزہ خیابانِ الست
ان سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا تھا عرفانِ الست
علمِ احمد سے ملی تعلیم پیمانِ الست
وعدۂ انسانیت یہ ہے کہ قربانی کرے
اور قربانی جلائے خُلقِ انسانی کرے

www.emarsiya.com

ترکِ باطل میں ہو سبقت ایک قربانی یہ ہے
ہو نہ دنیا سے محبت ایک قربانی یہ ہے
جان دینے کی ہو ہمت ایک قربانی یہ ہے
ہو شجاعت بہرِ طاعت ایک قربانی یہ ہے
جس جگہ حق کا اشارہ پائیں جھک جائیں وہیں
حکم دے مذہب جہاں رکنے کا رک جائیں وہیں

ہوتی آئی ہیں ازل سے آج تک قربانیاں
انبیا کا قدرتِ حق نے لیا ہے امتحاں
سلسلہ ان کا ہے جاری کارواں در کارواں
دیکھئے یہ سلسلہ آکر ٹھہرتا ہے کہاں
کوئی سمجھا ہی نہیں ہے مطلبِ ذبحِ عظیم
آج تک خالی پڑا ہے منصبِ ذبحِ عظیم

ہر اشارہ تھا اسی منصب کی جانب آجتک
سب کی قربانی میں آئی ہے نظر اسکی جھلک
سب چراغوں میں ملے گی اس تجلّی کی چمک
روشنی اس کی نظر آئے گی اب زیرِ فلک
وقف ہے یہ مرحلہ آلِ عبا کے واسطے
جلوۂ حق منتظر ہے کربلا کے واسطے

www.emarsiya.com

کربلا وہ امتحاں گاہِ یقین و اعتماد
کربلا وہ مرکزِ ایثار و میدانِ جہاد
کربلا جس کی کسی دل سے نہیں جائے گی یاد
کعبۂ اہلِ محبت قبلۂ اہلِ مراد
حشر تک باقی ہے رشکِ عالمِ فانی ہے وہ
سجدہ گاہِ عاشقی ہے قبلۂ ثانی ہے وہ

قبلۂ اوّل ہو وہ یا قبلۂ ثانی صبا
ہر جگہ سے ہے برابر فیضِ روحانی صبا
کیوں اٹھاتے ہو زمانے میں پریشانی صبا
کربلا کا ذکر ہے مشکل کی آسانی صبا
کربلا والوں کو سمجھے کیا مجال انسان کی
کربلا نے مشکلِ انسانیت آسان کی

کربلا اجڑا ہوا جنگل گلستانِ حیات
کربلا جس میں اجل کا نام سامانِ حیات
کربلا میں موت کا قصہ بہ عنوانِ حیات
کربلا جانِ وفا جانِ ولا جانِ حیات
کربلا کا کام اولادِ نبی کا کام ہے
کربلا میں جان دینا زندگی کا کام ہے

www.emarsiya.com

کربلا جس کا بیاں دنیا میں دفعِ ہر بلا
کربلا جس میں حسینی نام کا سکّہ ڈھلا
کربلا جس میں شجر اسلام کا پھولا پھلا
کربلا جس میں چراغِ محفلِ قدرت جلا
کربلا ایثار و ضبط و صبر کا گہوارہ ہے
کربلا قرآنِ دینِ عاشقی کا پارہ ہے

ہو چکا قرآن نازل ہو گئی تکمیلِ دیں
حجِ آخر کر کے واپس آئے ختم المرسلیں
نعمتوں کا ہو گیا اتمام کچھ باقی نہیں
اب رسالت سے امامت کی حدیں ملنے لگیں
جو وصیت ہونے والی تھی وصیت ہو گئی
پھر رسالت اُٹھ گئی قائم امامت ہو گئی

رفتہ رفتہ پھر حجاب ابن و آل اٹھنے لگے
کام اپنا کر کے سب سوئے جناں اُٹھنے لگے
آتشِ غم کو دباؤں تو دھواں اُٹھنے لگے
محفلِ خاموش میں شورِ فغاں اُٹھنے لگے
قصرِ دیں جب ہو گیا تعمیر تنہا رہ گئے
اُٹھنے والے اُٹھ گئے شبیر تنہا رہ گئے

www.emarsiya.com

مصطفےٰؐ بھی اُٹھ گئے اہلِ صفا بھی اُٹھ گئے
سیدہ بھی اُٹھ گئیں شیرِ خدا بھی اُٹھ گئے
پھر حسن ابنِ علیؑ مرتضےٰ بھی اُٹھ گئے
آج تک تھے جو وہ پیمانِ وفا بھی اُٹھ گئے
دہر سُونا ہے بجز ذاتِ خدا کوئی نہیں
اب حسین ابن علی کا آسرا کوئی نہیں

آسرا کوئی نہیں لیکن خدا کا آسرا
ہر قدم پر صرف روحِ مصطفےٰؐ کا آسرا
فاطمہ کا آسرا مشکل کشا کا آسرا
اور پھر خود اپنے پیمانِ وفا کا آسرا
جد کا وعدہ آسرا نکلا نواسے کے لیے
موجِ کوثر ہو گئی بیتاب پیاسے کے لیے

روحِ احمدؐ کا تھا وعدہ عالمِ انوار میں
روشنی کم ہو گی جب مہرِ جفا آثار میں
فرق جب ہوگا نہ کوئی باقی نور و نار میں
تیرا خوں روغن بنے گا شعلِ کردار میں
نور اپنا آخری جلوہ وہاں دکھلائیگا
جوش میں جب سُرخ شیرِ فاطمہ ہو جائے گا

www.emarsiya.com

فاطمہ کا شیر اور تقدیرِ خاکِ کربلا

فاطمہ کا شیر اور تخمیرِ خاکِ کربلا

فاطمہ کا شیر اور تفسیرِ خاکِ کربلا

فاطمہ کا شیر اور بے شیرِ خاکِ کربلا

نورِ احمد ہر تجلّی ہر ضیا کے ساتھ ہے

فاطمہ کا شیر خاکِ کربلا کے ساتھ ہے

نورِ احمدؐ کربلا میں کیوں نہ ہوتا جلوہ گر

تیرگی نے پھر اٹھایا تھا جہاں میں اپنا سر

تھا ہجومِ ظلم سے دورِ جہاں تاریک تر

بند تھیں دنیا کی آنکھیں کچھ نہ آتا تھا نظر

محفلِ ہستی میں پھر تھی ابتری پھیلی ہوئی

روشنی سمٹی ہوئی تھی تیرگی پھیلی ہوئی

فسق تھا آئین تبلیغ نواہی تھا شعار

بندگی بھولی جو تھے اللہ سے قول و قرار

مضحکہ قرآن کا اڑنے لگا تھا بار بار

نزع میں دینِ خدا تھا جانکنی میں دیندار

مسجدیں الجھی ہوئی تھیں میکدوں کے دام میں

سادگی ڈوبی ہوئی تھی بادۂ گلفام میں

www.emarsiya.com

خلوتوں میں بے حیائی جلوتوں میں رقص و رنگ
صید گاہوں کی طرف تیزی نمازوں میں درنگ
نغمہ و نے سے محبت عزتِ قرآں سے جنگ
ہر طرح دینِ محمدؐ کو مٹا دینے کے ڈھنگ
اس تقدس میں ملوکیت کی آلائش نہ تھی
دینِ احمدؐ میں شہنشاہی کی گنجائش نہ تھی

ہے شہنشاہی کے قابل صرف ذاتِ کردگار
جس کے قبضے میں زمین و آسماں لیل و نہار
نسل وجہ برتری اس کو نہ زر وجہ وقار
صرف تقوٰی پر وہاں تکریم انساں کا مدار
وہ جو پابندِ صلوٰۃ و صوم ہو سکتا نہیں
چاہے کچھ بھی ہو امیرِ قوم ہو سکتا نہیں

وہ امیرِ قوم کیسا قوم میں شامل نہیں
آلِ احمد پر تصدق جس کے جان و دل نہیں
لاکھ وعدے ہوں زبانی کچھ مگر حاصل نہیں
گو مسلماں ہو مگر اسلام کے قابل نہیں
فاطمہ کی گود کے پالوں سے جو بیگانہ ہے
اُس کا دِل کعبہ سہی اپنے لیے بتخانہ ہے

www.emarsiya.com

وہ جفا کا دور وہ فتنے وہ شر و شور و شین
دینِ احمد زندگی و موت کے تھا بین بین
سادگی کو کھا گیا ہوتا ہجومِ زیب و زین
دیں پناہی کو نہ اُٹھتے اب تو کیا کرتے حسین
اک نمونہ بن گئے ہر عمر ہر سن کے لیے
اِن کو رکھا تھا مشیت نے اسی دِن کے لیے

ہائے کیا دن ہے مدینے سے نکلتے ہیں حسین
طے شدہ جو راستہ ہے اس پہ چلتے ہیں حسین
دینِ احمد کو سنبھلنا ہے سنبھلتے ہیں حسین
اب رُخِ تاریخِ ملّت کو بدلتے ہیں حسین
اس اندھیری رات میں پھر روشنی ہو جائے گی
موت چھو لے گی قدم اور زندگی ہو جائے گی

تربتِ جد پر نواسا آگیا بہرِ وداع
مہرِ پوشیدہ سے عرضِ حال کرتی ہے شعاع
اے کریموں کے کریم اے کمتروں کے ارتفاع
مفسدوں کے ہاتھ میں جاتی ہے مذہب کی متاع
اپنے مذہب کی حیاتِ جاودانی کے لیے
آپ نے چھوڑا تھا ہم کو پاسبانی کے لیے

www.emarsiya.com

آلِ و قرآں منسلک ہیں آپ کا ارشاد تھا
ہاں یہی ارشاد تو ایمان کی بنیاد تھا
اور یہ ارشاد کچھ دن پہلے سب کو یاد تھا
کب فروغِ آدمیت موردِ بیداد تھا
رفعتِ انساں نہیں وابستہ تخت و تاج سے
سب یہ ظاہر ہو گیا تھا آپ کی معراج سے

اب یہ منکر آپ کی معراج کے قائل نہیں
آشنائے رفعتِ انساں کسی کا دل نہیں
دولتِ ایمان و دیں سے کچھ انہیں حاصل نہیں
کر اٹھیں دعویٰ خدائی کا تو اب مشکل نہیں
لذتِ آغاز پا کر بھول کر انجام کو
مسخ کرنا چاہتے ہیں صورتِ اسلام کو

ڈر خدا کا ہے نہ ان کو ہے قیامت کا خیال
ہر طرف پھیلا رہے ہیں دہر میں باطل کے جال
سامنے ہے بس قبیلے کی حکومت کا خیال
راہِ وحدت سے ہے بھٹکانے کی یہ بھی ایک چال
مصحفِ حق کلکِ قدرت کا نوشتہ ہی نہیں
کیا فرشتہ آئے جب کوئی فرشتہ ہی نہیں

www.emarsiya.com

پردہ پوشِ مہرِ تاباں ابر ہو سکتا نہیں
اختیاراتِ وفا پر جبر ہو سکتا نہیں
دل کبھی ایمان و دیں کی قبر ہو سکتا نہیں
اب تو نانا جان ہم سے صبر ہو سکتا نہیں

عزتِ ایمان و ناموسِ وفا خطرے میں ہے
صبر کیسے آئے اب دینِ خدا خطرے میں ہے

دین ہو خطرے میں دیں کا پاسباں دیکھا کرے
راہزن لوٹیں امیرِ کارواں دیکھا کرے
آگ قرآں میں لگے مومن دھواں دیکھا کرے
یوں زمیں پردہ کرے سوئے آسماں دیکھا کرے

جان قربانِ حیاتِ جاوداں کر دیں گے ہم
اس زمیں کو ذرے کے رفعت آسماں کر دینگے ہم

ہم کو قرباں گاہ جانے کی اجازت دیجیے
راہِ حق میں کام آنے کی اجازت دیجیے
شمع محفل میں جلانے کی اجازت دیجیے
نور سے پردہ اٹھانے کی اجازت دیجیے

بھول جائیں اہلِ دنیا ظلمتوں کے نام تک
اک اجالا پھیل جائے کربلا سے شام تک

www.emarsiya.com

ہوئے رخصت تربتِ جد سے امامِ دوسرا
ساتھ لے کر قافلہ احباب اور انصار کا
پہلے مکّے آئے پھر مکّے سے سوئے کربلا
کاروانِ نور کی منزل بمنزل تھی ضیا
طالبانِ حق کو علم و آگہی دیتے ہوئے
خاک کو رفعت فضا کو روشنی دیتے ہوئے

چل رہے ہیں دشت کو گلزار فرماتے ہوئے
ہر قدم پر صبر کا اظہار فرماتے ہوئے
بندگی کا ہر طرح اقرار فرماتے ہوئے
نعمتیں دیتے ہوئے ایثار فرماتے ہوئے
آبِ صافی تشنہ کاموں کو عطا کرتے ہوئے
اُمّتِ گمراہ کے حق میں دعا کرتے ہوئے

چل رہے ہیں جادۂ صبر و تحمّل پر امام
لے رہے ہیں ذرّے ذرّے سے عقیدت کے سلام
ہر اشارہ صلح و امن و آشتی کا ہے پیام
جو محبت کا ہے منصب جو امامت کا ہے کام
قطع ہوتی ہیں منازل اور حرم ہمراہ ہیں
سب بہت خوش ہیں کہ شاہِ ذی حشم ہمراہ ہیں

www.emarsiya.com

جاں نثاروں کو کیئے دیتے ہیں رخصت جا بجا
صاحبانِ سیف ہر منزل پہ ہوتے ہیں جُدا
جنگ کے خواہاں نہیں ہیں خود امامِ دوسرا
ہے سفر کا مدّعا عالم میں تبلیغِ وفا

ہیں رواں عیشِ جہاں پر آستیں جھٹکے ہوئے
چاہتے ہیں راہ پر آجائیں سب بھٹکے ہوئے

ایک منزل پر نظر آیا محرّم کا ہلال
بند کیں آنکھیں دعا مانگی کہ ربِّ ذوالجلال
خاتمے پر ہے سفر اور ہو گیا آغازِ سال
تیرگی کے دور سے نانا کی اُمتّ کو نکال

ہیں جو حق ناآشنا حق آشنا کر دے انھیں
نعمتیں اپنے خزانے سے عطا کر دے انھیں

ہم کو شاہی کی ضرورت ہے نہ شوقِ عزّوجاہ
مالِ دنیا کی طرف اٹھتی نہیں اپنی نگاہ
استعانت چاہیے تیری ہمیں تیری پناہ
دین کا دیکھا نہیں جاتا ہے یہ حالِ تباہ

حرف جیتے جی نہ آئے عزتِ اسلام پر
زندگی قربان ہو تیرے نبی کے نام پر

www.emarsiya.com

مادّی اسبابِ دنیا کچھ نہیں ہے اپنے پاس
تیری نصرت کا بھروسہ تیری قدرت کی ہے آس
صرف تجھ سے التجا ہے صرف تجھ سے التماس
دیکھیں بجھتی ہے کہ وقتِ امتحاں رہتی ہے پیاس
کچھ اگر ایفائے وعدہ میں کمی رہ جائے گی
تر زباں ہوں گے مگر پھر تشنگی رہ جائے گی

دیکھ اے معبود اپنے ساتھ ہیں اہلِ حرم
ہے نبی ومرتضیٰ کا ایک اک کے دل میں غم
تجھ کو اپنے نور کی اپنی تجلی کی قسم
حوصلے ان کے نہ وقتِ امتحاں ہو جائیں کم
ان کو اے مالک مِلالِ خانہ بربادی نہ ہو
شکر ہو تیرا زباں پر کوئی فریادی نہ ہو

کوئی بیٹی فاطمہؑ کی کوئی ہے ان میں بہو
ان میں بنتِ مصطفےٰ کے نقش ہیں سب ہو بہو
ان کے بچّوں میں رواں قلبِ رسالت کا لہو
سب کے ہے وردِ زباں اللہ ہو اللہ ہو
ان کا یاد آنا جہاں میں یاد آنا ہے ترا
یہ محمد کا نہیں آقا گھرانا ہے ترا

www.emarsiya.com

اپنے گھر کی اپنے گھر والوں کی عزت کی قسم
اپنے دین اپنے نبی اپنی رسالت کی قسم
حشر میں جو کام آئے اس شفاعت کی قسم
جو گواہی دے تری ایسی شہادت کی قسم
اب قدم آگے بڑھایا ہے تو بڑھتا ہی رہے
نور کا دریا چڑھا ہے اب تو چڑھتا ہی رہے

یہ دعائیں مانگ کر سینے پہ اپنے کر کے دم
عارضِ پُرنور پر ہاتھوں کو مل کے پھر بہم
کھول دیں آنکھیں سلامی کو ہوئے کونین خم
دست بستہ سامنے تھے اکبرِ عالی ہمم
عرض کرتے تھے کہ مغرب کی اذاں کا وقت
ہو اجازت تو قیامِ کارواں کا وقت

دیکھ کر اکبر کی صورت مسکرائے شاہِ دیں
پھر گئی آنکھوں کے آگے شکلِ ختم المرسلینؐ
یہ جوانی یہ سن و سال اور یہ عزم و یقیں
کیا ادائے فرض کی سرگرمیاں ہیں آفریں
ہاتھ سر پہ رکھ کے فرمایا اذاں دے دیجئے
دل چھپا حکمِ قیامِ کارواں دے دیجئے

www.emarsiya.com

محملیں ٹھہریں پیادہ پا ہوا ہر شہسوار
لگ گئی حسبِ مراتب ایک خیموں کی قطار
مشعلیں روشن ہوئیں آیا اندھیرے پر نکھار
شام کے صحرا میں ہے صبحِ مدینہ کی بہار
دشتِ غربت میں عبادت حُسن پیکر ہو گئی
زمزمہ سازِ اذاں آوازِ اکبر ہو گئی

آئے بڑھ کر سوئے سجادہ امامِ بحر و بر
مقتدی ہی مقتدی آنے لگے ہر سو نظر
قاسم و عباس و اکبر اور زینب کے پسر
سب نمازِ شام میں شامل ہوئے صف باندھ کر
خیمۂ شہ میں عبادت کا عجب نظارہ تھا
اک مصلیٰ اصغرِ معصوم کا گہوارہ تھا

چھ مہینے کا شگفتہ پھول ماں کے دل کا چین
سارے گھر کا لاڈلا ابنِ علی کا نورِ عین
کس سکوں سے اپنے گہوارے میں ہے بے شور و شین
ہاں ہمک اٹھتا ہے جب سنتا ہے تکبیرِ حسین
خود امامت آشنا ہے اقتدا کرتا ہے یوں
یہ نمازی سال نو کی ابتدا کرتا ہے یوں

www.emarsiya.com

غالباً معلوم تھا اس کو کہ بس دس دن ہیں اور
سایۂ لطفِ پدر میں اتنے دن ساکن ہیں اور
اپنی ماں کی مامتا کے اس قدر ضامن ہیں اور
وقت آجانے پہ دو سانسیں بھی ناممکن ہیں اور

پھر نہ پابندی اذاں کی ہے نہ کچھ تکبیر کی
آخری سجدہ کریں گے گود میں شمشیر کی

کارواں بڑھتا ہے آگے گھٹ رہی ہیں مشکلیں
تیرگی کے دائرے میں سج رہی ہیں محفلیں
نورِ احمد اور کچھ طے کر رہا ہے منزلیں
نورِ مطلق منتظر سب نور مجھ سے آملیں

کربلا جاتے ہیں یہ دنیا کو ٹھکراتے ہوئے
عرش پر ہیں فاطمہ آغوش پھیلاتے ہوئے

اُف وہ دس دن امتحانِ عاشقی کے دس قرن
ایک اک ساعت مصائب آفریں ہمت شکن
مطمئن اپنی جگہ کتنے ہیں سلطانِ زمن
لگ رہی ہے بس ادائے فرض کی دل میں لگن

تشنہ کامی کی شکایت ہے نہ غم پانی کا ہے
مرحلہ باقی جلائے خلقِ انسانی کا ہے

www.emarsiya.com

وعدے کرنا اور مکر نا کیا یہی اخلاق ہے
اپنے رب سے بھی نہ ڈرنا کیا یہی اخلاق ہے
جبر کا حد سے گذرنا کیا یہی اخلاق ہے
گھر بلا کر ظلم کرنا کیا یہی اخلاق ہے
اس کو سچ سمجھے دلِ آگاہ کی توہین ہے
یہ رسول اللہ کی اللہ کی توہین ہے

ہم چراغ کعبہ ہیں شمعِ خدا خانہ ہیں ہم
شمع دین مصطفےٰ ہے اور پروانہ ہیں ہم
دین کی جس سے ہو پیمائش وہ پیمانہ ہیں ہم
خدمتِ حق ہیں رسول حق کا نذرانہ ہیں ہم
حشر میں ہے رحمتِ رب رحیم اپنے لیے
منتظر ہے منصبِ ذبحِ عظیم اپنے لیے

جوش پہ آیا ہوا ہے جذبۂ صبر و رضا
بے حقیقت ہو گئے ہیں ظلمِ بے معنی جفا
ابتدا جس کی ازل تھی اب ہے اُس کی انتہا
اپنی پوری شان سے اُبھرا ہے حسنِ کربلا
کون سی منزل رہی اس جوشِ ایمانی کے بعد
اور ہمت بڑھتی ہے ایک اک قربانی کے بعد

www.emarsiya.com

کربلا میں شانِ ایوبی دکھاتے ہیں حسینؑ
آیۂ لاتحزنو پڑھ کر سناتے ہیں حسینؑ
مرنے والوں کے جنازے خود اٹھاتے ہیں حسینؑ
واہ رے دل زخم کھا کر مسکراتے ہیں حسینؑ
خشک ہونٹوں کا تبسم کیا حیات افروز ہے
سازِ ہستی جس سے گونج اٹھے یہ ایسا سوز ہے

اُٹھ چکی تھی قلبِ گیتی سے فغانِ آخری
کہہ چکا ذوقِ عبادت داستانِ آخری
بارگاہِ رب میں بندے کا بیانِ آخری
ہو چکی ہے آج اکبر کی اذانِ آخری
دین کی شیرازہ بندی سے فراغت ہو چکی
کعبے والوں کی نمازِ باجماعت ہو چکی

ہو چکی ردِ بیعتِ حاکم کی تھی جو پیش کش
آچکی اہلِ حرم کی آخری حدِ عطش
غرق ہے دریائے حیرت میں ہر اک آئینہ وش
تر ہیں لب حمدِ خدا سے پیاس سے بچے ہیں غش
قربِ حق کی منزلیں ہیں بے خودی کا جوش ہے
موت کی محفل میں کتنا زندگی کا جوش ہے

www.emarsiya.com

آج دنیا کو نظر آتی ہے راہِ مستقیم !
کربلا میں آ رہی ہے آج جنت کی نسیم
آج پورا ہو رہا ہے منصبِ ذبحِ عظیم
دیکھتے ہیں آدم و نوح و مسیحا و کلیم

ضبطِ غم ہے دیدنی جوشِ رضا ہے دیدنی
وعدۂ ایثار کی شانِ وفا ہے دیدنی

وعدۂ انسانیت کی لاج رکھتے ہیں حسینؑ
عظمتِ انسانیت پر تاج رکھتے ہیں حسینؑ
اعتبارِ صاحبِ معراج رکھتے ہیں حسینؑ
یوں بنائے قصرِ الفت آج رکھتے ہیں حسینؑ

آئینہ دارِ غم و صبر و رضا ہو جائے گا
سج سجا کر قصرِ الفت کربلا ہو جائے گا

دوست اور انصار جانیں کر چکے اپنی فدا
ہو چکی ظلم و ستم کی بے کسوں پر انتہا
فاطمہ کے لال کی ہمت نہیں ٹوٹی ذرا
اور بڑھتا جا رہا ہے بندگی کا ولولہ

موت کو اب زندگی کا ساز دیتے ہیں حسین
یوں گلوئے خشک سے آواز دیتے ہیں حسین

www.emarsiya.com

ہاں علی اکبر چلو نوکِ سناں ہے منتظر
خلد کا در کھل چکا باغِ جناں ہے منتظر
جس میں رہنا ہے تمہیں وہ بوستاں ہے منتظر
اب نمازِ انبیا ہو گی اذاں ہے منتظر

منزلِ الفا نہیں ہے دور بیٹا جلد آؤ
باپ کی آنکھوں کا لے کر نور بیٹا جلد آؤ

جاؤ قاسم جاؤ روحِ شبّری ہے منتظر
محفلِ ایثار میں جلوہ گری ہے منتظر
عرشِ اعلیٰ پر رضائے داوری ہے منتظر
عزتِ اسلاف و شانِ حیدری ہے منتظر

بزمِ رحمت کی طرف تم کو سجا کر بھیج دیں
آؤ اپنے ہاتھ سے دولہا بنا کر بھیج دیں

ہاں چلو عباس دنیائے وفا ہے منتظر
بوترابی چاند کا عرشِ عُلا ہے منتظر
دونوں شانوں کے لیے تیغِ جفا ہے منتظر
منزلِ رحمت میں روحِ مرتضےٰ ہے منتظر

گردِ غم کچھ بیٹھ جائے تو اٹھے جاتے ہیں ہم
تم علم لے کر چلو آگے ابھی آتے ہیں ہم

www.emarsiya.com

ہاں اٹھو عون و محمد تیغ کیں ہے منتظر
ہاں بہارِ گلشنِ دنیا و دیں ہے منتظر
ہاں فرشتوں کی صدائے آفریں ہے منتظر
جعفرِ طیار کے خوں کی زمیں ہے منتظر
جاؤ سوئے مرگ اپنے نیمچوں کو تول کر
طائرانِ خلد ہو تم اُڑ چلو پر کھول کر

آؤ اصغر آؤ ہے امامِ حجت منتظر
ہے گلوئے خشک کا تیرِ شقاوت منتظر
اس شگوفے کے ہیں سب گلہائے جنت منتظر
اک تبسم کا ہے اندازِ شہادت منتظر
خون کا رنگ اور نقشِ صبر پر چڑھ جائے گا
مسکرانا تم ہمارا حوصلہ بڑھ جائے گا

کیوں سکینہ تم اُدھر منہ ڈھانپ کر بیٹھی ہو آؤ
مسکراتی ہو کہ روتی ہو ہمیں صورت دکھاؤ
تشنگی پر خوش ہو بابا سے کہ رنجیدہ بتاؤ
یا کہو ہم سے کہ ٹھہرو یا کہو ہم سے کہ جاؤ
یہ تو ہم کیسے کہیں ہم سے الم اٹھتے نہیں
تم سے بے پوچھے ہوئے بیٹی قدم اٹھتے نہیں

www.emarsiya.com

لو ذرا آنکھیں تو کھولو دیکھ تو لو اک نظر
اب ہمیں کرنا ہے اس دارِ صعوبت سے سفر
اور تھوڑی دیر کا مہماں ہے گردن پہ سر
پھر نہ جانے کیا بلائیں تم پہ آئیں کیا خبر

صبر کرنا اور سہنا ہر مصیبت سب کے ساتھ
تم بھی اپنا کام کرنا عابد و زینب کے ساتھ

آؤ زینب آؤ لاشوں پہ بہت کچھ رو چکیں
بس بہن رخسار اپنے آنسوؤں سے دھو چکیں
اب نہیں ملنے کے اکبر اب وہ دولت کھو چکیں
ہونے والی تھیں جفائیں جتنی وہ سب ہو چکیں

اب تمہی بچوں کے سر پہ ہو ذرا ہمت کرو
آؤ بنتِ فاطمہؑ شبیر کو رخصت کرو

اب کوئی باقی نہیں بیمار عابد کے سوا
خاتمے پر آ چلی ہے داستانِ کربلا
وہ جو وعدہ ہے ازل کا ہونے والا ہے وفا
دیکھ لے گا پھر اندھیرا نورِ احمدؐ کی ضیا

اب ہمیں جاتے ہیں لے کر اس تنِ مجروح کو
سرخرو کر دیں محمد مصطفیٰؐ کی روح کو

www.emarsiya.com

عابدِ بیمار ہم جاتے ہیں آنکھیں کھول دو
اب ہمارے بعد اس مسند کے وارث تم ہی ہو
کچھ تسلّی دیتے رہنا زینبِ ناشاد کو
بس خدا حافظ سپردِ مصطفےٰ جیتے رہو
ہم چلے مقتل میں تکمیلِ شہادت کیلئے
اب تمہی دُنیا میں ہو کارِ امامت کیلئے

بابِ خیمہ پر ہمارا منتظر ہے ذوالجناح
زخم خوردہ جسم پر آراستہ ہیں سب سلاح
دشمنوں کا خون تھوڑی دیر بہنا ہے مباح
اور اس کے بعد دورِ نو کا ہوگا افتتاح
نورِ احمدؐ اور ہوگا پُرضیا افلاک پر
شمر کا خنجر گلے پر ہوگا سجدہ خاک پر

ہاں بڑھا چل سوئے مقتل ذوالجناحِ تیز گام
اور تھوڑی دیر کا باقی ہے اس دُنیا میں کام
دیکھ جلتی دوپہر میں بڑھ رہی ہے فوجِ شام
اے زمینِ کربلا تسلیم اے یثرب سلام
چند لمحوں کے لیے بس کارزارِ مرتضےٰؑ
نیام سے باہر نکل اے ذوالفقارِ مرتضےٰؑ

www.emarsiya.com

میمنہ بڑھتا ہے سوئے میمنہ چل مرحبا
میسرہ والے ہوئے آنکھوں سے اوجھل مرحبا
قلب ٹکڑے ہو گیا ہے صاف جنگل مرحبا
پاک ہے اب تو زمینِ صحنِ مقتل مرحبا
آگیا ہے وقت سجدہ جنگ کا ہنگام ختم
اب خدا کا کام ہے شمشیر تیرا کام ختم

اے ہمارے جانے والے کارواں آتے ہیں ہم
کس لیے مضطر ہو عباسِ جواں آتے ہیں ہم
اٹھنے والا ہے حجاب درمیاں آتے ہیں ہم
جس جگہ ہیں اکبر و اصغر وہاں آتے ہیں ہم
دینِ حق کی اور کچھ رفعت بڑھے تو آئیں ہم
سر ہمارا نوکِ نیزہ پر چڑھے تو آئیں ہم

ہاتھ روکا ہم نے اب اے بزدلو آگے بڑھو
علم والا جا رہا ہے جاہلو آگے بڑھو
جان دیتا ہے سخی اے سائلو آگے بڑھو
جھک رہا ہے سر ہمارا قاتلو آگے بڑھو
آ پیاسی تیغ خونِ تشنہ لب بھی چاٹ لے
شمر کے خنجر تجھے سر چاہیئے سر کاٹ لے

www.emarsiya.com

آسماں جنبش میں ہے اور تھرتھراتی ہے زمیں
وعدہ پورا کر چکا ہے سبطِ ختم المرسلینؐ
ظلمتوں کو آ گیا ہے نورِ احمدؐ کا یقیں
تیرگی کی اب کہیں دنیا میں گنجائش نہیں

روشنی کا شام کے صحرا میں کیا نظّارہ ہے
جلتے خیموں کا دھواں اِک نور کا فوّارہ ہے

بارگاہِ رب میں یوں کہتی ہے روحِ مصطفیٰؐ
تجھ سے جو وعدہ تھا اے معبود پورا ہو گیا
دیکھ اے خلّاقِ عالم آج حسینِ کربلا
میرا لختِ دل مرا نورِ نظر تھا با وفا

لوح پر تحریر پہلے سے تھی اس مضمون کی
خاک پر گلکاریاں کیسی ہیں میرے خون کی

آج سے دنیا میں انسانی صداقت جاگ اٹھی
آج سے بیدار ہے ایماں عبادت جاگ اٹھی
آج سے سوئی ستمگاری محبت جاگ اُٹھی
آج سے منزل ہوئی آساں شریعت جاگ اٹھی

آج سے مظلومیت کا زور ظاہر ہو گیا
میرا وارث زندگانی کو جگا کر سو گیا

www.emarsiya.com

اے سرِ انسانیت کے تاج اے میرے حسینؑ
تو نے رکھ لی زندگی کی لاج اے میرے حسینؑ
تیرا سر نوکِ سناں پر آج اے میرے حسینؑ
ہے شریکِ منزلِ معراج اے میرے حسینؑ

ظلم کیا سمجھا تھا میری فاطمہ کے لال کو
عرش دیتا ہے سلامی لاشۂ پامال کو

اے جہادِ وادیٔ غربت کے غازی اے حسینؑ
تو نے کی انسانیت کی چارہ سازی اے حسینؑ
تو نے سجدوں کو عطا کی سرفرازی اے حسینؑ
اے امامِ اہلِ الفت اے نمازی اے حسینؑ

تو نے اپنا کر لیا ہے رحمتِ معبود کو
تیرا وہ سجدہ ہے جس پر ناز ہے مسجود کو

السّلام اے سرّ قدرت کربلا والے حسینؑ
السّلام اے جانِ زہرہ مرتضٰے والے حسینؑ
السّلام اے نور والے اے ضیا والے حسینؑ
السّلام اے مصطفٰے والے خدا والے حسینؑ

تھا وہ میثاقِ ازل اس انتہا کے واسطے
کب سے تیاری ہوئی تھی کربلا کے واسطے